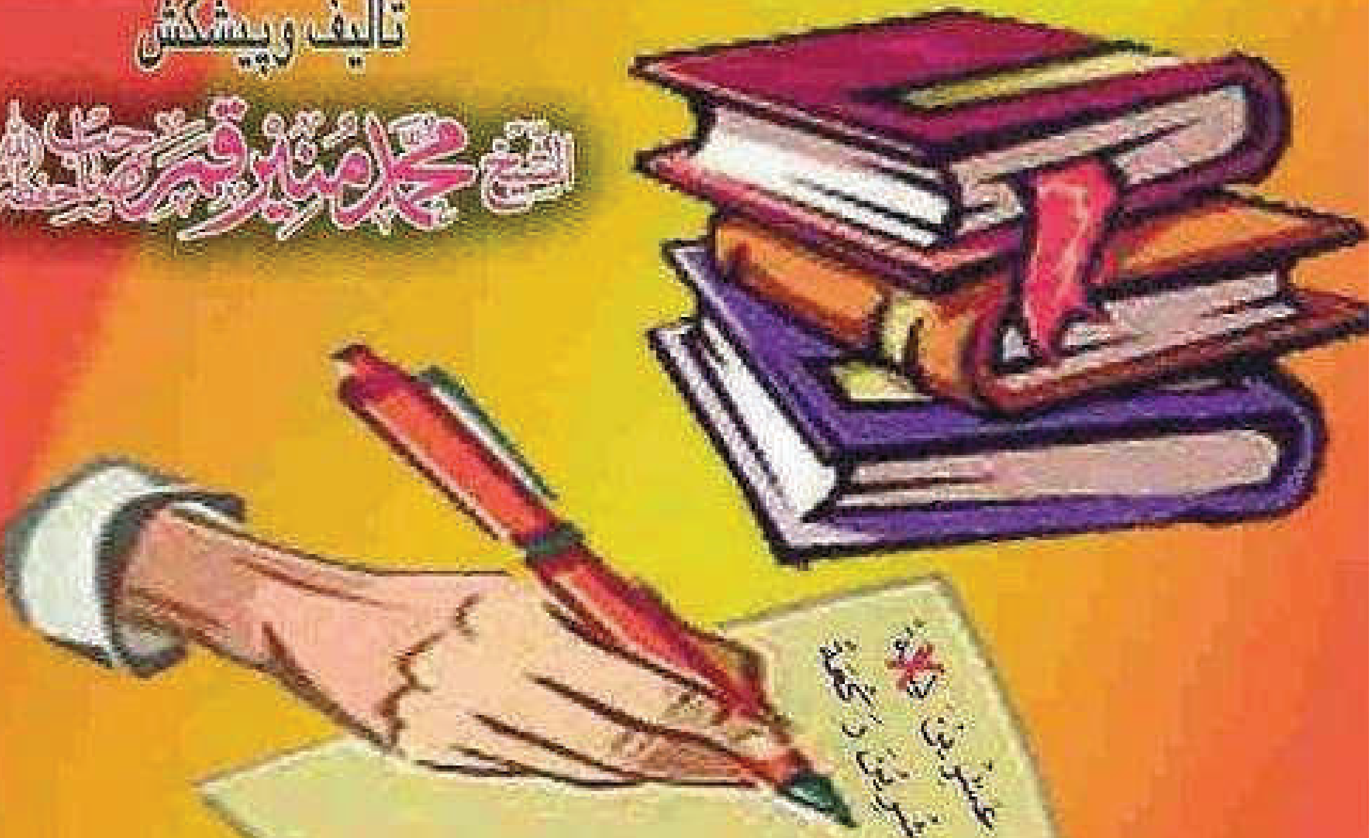
خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ✦ کس درجہ ہوئے فقیہانِ حرم بے توفیق

اندھی تقلید و تعصب میں

تحریفِ کتاب و سنت

تالیف و پیشکش

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ



ترتیب و تدوین

شکیلہ قمر صاحبہ

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ✧ کس درجہ ہوئے فقیہانِ حرم بے توفیق

اندھی تقلید و تعصّب میں

تحریفِ کتاب وسنّت

تالیف

شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تدوین

ام محمد شکیلہ قمر

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

❖ نامِ کتاب: اندھی تقلید وتعصّب میں

تحریف کتاب وسنّت

❖ تالیف: فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

❖ تدوین: ام محمد شکیلہ قمر

❖ کمپوزنگ: عدنان قمر

❖ ری سیٹنگ اور کورڈیزائن: شاہد ستار

❖ طبع اول: سنہ ۱۴۲۹ھ ، سنہ ۲۰۰۸ء

❖ تعداد: ۳۰۰۰

❖ ناشر: توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1-چارمینار بک سنٹر
چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ ۵۶۰ ۰۵۱

2-دار التوعية
اسلامی سی۔ ڈیز، کیسیٹس اور بک ہاؤس۔
نمبر:۷، فرسٹ کراس، چارمینار مسجد روڈ
فون: ۰۸۰۔۲۵۵۴۹۸۰۴
شیواجی نگر، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

1-Charminar Book Center
Charminar Road,Shivaji Nagar,
BANGALORE-560 051
2.Darul Taueyah
Islamic Cassettes,Cds & Books
House,
Door# 7,Ist Cross
Charminar Masjid Road
SivajiNagar Bangalore-560 051
Tel:080-25549804

⑧ مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ تبدیلی کی کہ اس میں جب نماز میں ہاتھ باندھنے کی روایت آئی تو اس روایت میں [تَحۡتَ السُّرَّةِ] کے الفاظ کا اضافہ کر دیا، حالانکہ اصل نسخہ میں یہ الفاظ موجود نہیں تھے، سب سے پہلے یہ غلطی ایک بزرگ ابن قطلو بغا سے ہوئی۔ ان سے یہ غلطی ایک مخصوص ذہنی ساخت کے زیرِ اثر لیکن غالباً نادانستہ طور پر ہوئی اور ان الفاظ کا اضافہ ہوا مگر جب ان حضرات نے کراچی سے ابن ابی شیبہ طبع کی تو جس طباعت کا عکس لیا تھا چونکہ اُس میں [تَحۡتَ السُّرَّةِ] کے الفاظ موجود نہیں تھے، لہٰذا انہوں نے طبع کرتے وقت باریک قلم کے ساتھ لکھ کر ابن قطلو بغا کی غلطی کو تحریف میں تبدیل کر دیا، اس طرح انہوں نے نماز میں ''سینے پر'' کی بجائے ''زیرِ ناف'' ہاتھ باندھنے چاہییں کو صرف دو الفاظ کے اضافہ کے ساتھ تبدیل کر دیا۔ ﴿۱﴾

ہفت روزہ الاعتصام میں ایک استفتاء:

ان تحریفات اور تغیر و تبدل کے سلسلہ میں ہی حضرت العلّام شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود محدّث جلال پور پیروالا ملتان کا ایک رسالہ نعم الشهود علىٰ تحريف الغالين في سنن أبي داؤد شائع ہوا تھا۔ کئی سال کے بعد اسے ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے بھی شائع کیا تھا جسے ''سنن ابی داؤد میں تحریف'' کے زیرِ عنوان شائع کیا گیا، اسمیں پہلے ایک استفتاء ہے جس میں سائل نے پوچھا ہے:

ابو داؤد جو کہ فرید بک سٹال لاہور کی چھاپی ہوئی ہے، اس کی پہلی جلد کے (ص:۵۳۱) پر یوں تحریر ہے:

((حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلىٰ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ...))

﴿۱﴾ بحوالہ ہفت روزہ الاسلام لاہور جلد ۱۶ شمارہ ۴۲ بابت ۱۸ شعبان ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء۔

''ہمیں شجاع بن محمد نے حدیث بیان کی، ہمیں ھاشم نے حدیث بیان کی، ہمیں یونس بن عبید نے حسن کے واسطے سے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر اکٹھے کیا اور وہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے، اور دعاءِ قنوت صرف نصفِ ثانی میں ہی کرتے تھے''

حالانکہ اسی حدیث میں ابو داؤد طبع مصر (۲/۶۵) میں [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہے اور مشکوٰۃ طبع لاہور میں بھی [لَيْلَةً] ہی ہے۔ ''مظاہرِ حق'' طبع لکھنو میں بھی [لَيْلَةً] ہی ہے، اس لیئے [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] کی جگہ [عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] (۲۰ رکعت) فرید بک اسٹال والے مترجم عبدالحکیم خان اختر کی اختراع معلوم ہوتی ہے اور اُس کے حاشیہ پر مترجم نے ایک نوٹ درج کیا ہے جو حسبِ ذیل ہے:

''اس حدیث کے الفاظ [كَانَ يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] کا واضح مطلب یہ ہے کہ انہیں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے، لیکن مولانا وحید الزمان صاحب نے ان لفظوں کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے، اور [عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] کا ''بیس راتوں تک'' ترجمہ کر کے ممکن ہے کہ علاّمہ صاحب نے اپنے ہم خیال لوگوں کو مطمئن یا خوش کر لیا ہو لیکن ترجمانی کے پردہ میں حدیث کو بازیچۂ اطفال بنا کر خیانت اور دھاندلی کا ایسا ارتکاب کیا ہے کہ اہلِ علم کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔

اختلافی مسائل میں اپنے موقف کو درست منوانے کے لیئے احادیث میں کتر بیونت کر جانا اہلِ علم کا شیوہ نہیں۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ''

اب استفسار یہ ہے کہ سنن ابی داؤد کے نسخے میں الفاظ [عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] صحیح ہیں یا [لَيْلَةً] اور یہ کتر بیونت کس زمانہ میں ہوئی؟ اور اس کا بانی کون ہے؟

[آپ کا خادم علی محمد، خطیب جامع مسجد اہلحدیث مداد، ڈاک خانہ خاص براستہ جنڈیالہ شیر خان، ضلع و تحصیل شیخوپورہ]

مدیرالاعتصام کا نوٹ:

اس پر الاعتصام کے اس وقت کے مدیر اور معروف مفسر مولانا حافظ صلاح الدین صاحب یوسف حفظہ اللہ نے یہ نوٹ لکھا :

''یہ عریضہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا کہ اصل عربی نسخے میں تو ان حضرات نے تحریف کی تھی، اب بنائے فاسد علیٰ الفاسد کے مطابق ایک بریلوی ناشر نے اس تحریف کو اُردو میں منتقل کر کے اور اس پر مذکورہ حاشیہ آرائی کر کے [نالے چورنالے چتر] (چوری اور سینہ زوری) کا کردار ادا کیا ہے، یعنی تحریف کا کردار ادا کرنے والے خود ہیں لیکن اسے اہلحدیث مترجم مولانا وحید الزمان خان مرحوم کے سر منڈھ دیا ہے جنہوں نے بالکل صحیح ترجمہ کیا ہے''۔

فـ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

بہرحال عریضہ نگار کے اسی سوال کہ ابوداوٗد میں یہ تحریف کیوں؟ کب؟ اور کیسے ہوئی؟ کے جواب میں ہم مولانا سلطان محمود صاحب حفظہ اللہ کا فاضلانہ مقالہ شائع کر رہے ہیں جس میں ابوداوٗد کے نسخے میں مذکورہ تحریف کا جائزہ لیا گیا ہے، یہ مقالہ نِعم الشھود علیٰ تحریف الغالین في سنن أبي داوٗد کے نام سے کئی سال قبل پمفلٹ کی صورت میں شائع ہوا تھا، اسے ضرورتِ مذکورہ کے تحت اب دوبارہ [الاعتصام] میں شائع کیا جا رہا ہے جس سے مذکورہ سوال کا جواب سامنے آجاتا ہے[وَ هُوَ هٰذَا] (ص،ی)''۔

اس ادارتی نوٹ کے بعد محدّث جلال پوریؒ کا رسالہ نقل کیا ہے جسکا ضروری حصہ افادۂ عام کے لیئے ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

ایک محقِّقانہ مقالہ

شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود صاحب محدّث جلالپوری رحمہ اللہ کا

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ایک پانچ ورقی رسالہ بعنوان ''غیر مقلّدین کے سفید جھوٹ کی حقیقت'' نظر سے گزرا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں آٹھ نہیں، جس میں مصنّف نے بہت سی غیر ذمّہ داری کی باتیں لکھی ہیں لیکن انکے جواب کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مسئلہ صدیوں سے علماء کے مابین موضوعِ بحث رہ چکا ہے اور اس پر فریقین کی طرف سے اس قدر لکھا جا چکا ہے کہ اب مزید لکھنا ایک چھیڑ خانی اور بحث برائے بحث کے علاوہ کچھ نہیں، البتہ صرف ایک بات ایسی نظر سے گزری جوئی ہے اور خطرہ ہے کہ اس سے نئے فتنے جنم لیں گے، اس لیئے ضروری سمجھتا ہوں کہ علماءِ اسلام کو اس پر توجّہ دلائی جائے تا کہ آئندہ کے لیئے اس قسم کی ناپاک تحریفوں کو دینی دفاتر میں راہ پانے سے روکا جا سکے، اور وہ بات یہ ہے کہ رسالہ مذکورہ کے صفحہ: (۵) پر ابو داؤد کے حوالے سے ایک حدیث کے الفاظ یوں نقل کیئے گئے ہیں:

((عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً)) [1]

''حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر اکٹھے کیا اور وہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے''۔

یہ ہے مصنفِ رسالہ کی عبارت، اس میں خط کشیدہ لفظ یعنی [رَكْعَةً] غلط ہے، صحیح لفظ

[1] بحوالہ ہفت روزہ الاسلام لاہور جلد ۱۶ شمارہ ۴۲ بابت ۱۸ شعبان ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء۔

[لَيْلَةً] ہے، یعنی ابو داؤد کی حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں :

((عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي، فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِي بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ أُبَيٌّ))

" حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر اکٹھے کیا، وہ لوگوں کو بیس راتیں تراویح پڑھاتے تھے اور نصفِ ثانی کے سوا دعاءِ قنوت نہیں کرتے تھے۔ جب آخری عشرہ آتا تو جماعت کرانا چھوڑ دیتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور لوگ کہتے کہ اُبیّ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے ہیں"۔

یہ ہیں حدیث کے اصل الفاظ جن میں بیس راتوں کا ذکر ہے نہ کہ بیس رکعتوں کا اور ظاہر ہے کہ [لَيْلَةً] کی بجائے [رَكْعَةً] کا لفظ لانا اور اسے بیس تراویح کے ثبوت کے لیئے مستدل بنانا ایک اہم دینی کتاب میں شرمناک تحریف ہے۔ اگر سوال پیدا ہو کہ جب [لَيْلَةً] کی بجائے [رَكْعَةً] بعض مطبوعہ نسخوں میں موجود ہے تو پھر اسے تحریف کیوں کہا جائے؟ تو جواباً عرض ہے کہ جن نسخوں میں لفظ [رَكْعَةً] موجود ہے، اُن کی حقیقت بعد میں بیان کی جائے گی، اُس سے پہلے وہ شواہد دیکھ لیئے جائیں جو تحریف پر دلالت کرتے ہیں اور وہ کئی امور ہیں :

① پہلی شہادت :

۱۳۱۸ھ تک ابوداؤد کے جتنے نسخے ہندوستان میں طبع ہوئے ان سب میں [لَيْلَةً] کا لفظ ہی مطبوع ہے، کہیں بھی [رَكْعَةً] والے نسخے کا اشارہ نہیں اور اسی طرح بیرونِ ہند آج تک جہاں بھی یہ کتاب طبع ہوئی ان تمام مطبوعہ نسخوں میں لفظ [لَيْلَةً] ہی مرقوم ہے کہیں بھی

[رَكْعَةً] کا اشارہ تک نہیں ہے، سوائے ان دو تین نسخوں کے جن کو دیوبندی ناشرین نے طبع کرایا جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔

② دوسری شہادت:

جن اسلاف آئمہ وعلماء نے سنن ابی داؤد کے حوالے سے یہی حدیث نقل فرمائی، ان سب نے [لَيْلَةً] کا لفظ نقل کیا، کسی نے بھی [رَكْعَةً] کے نسخہ کا صراحتاً یا اشارةً ذکر نہیں کیا، ملاحظہ ہو [مشكوة المصابيح، باب القنوت، فصل ثالث] کی پہلی حدیث، جس کو صاحبِ مشکوٰۃ نے یوں نقل کیا ہے :

((عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي، فَاِذَا كَانَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اَبَقَ أُبَيٌّ)) [1]

”حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے پر جمع کیا، وہ لوگوں کو بیس راتیں نماز پڑھاتے اور صرف نصفِ ثانی میں ہی دعاءِ قنوت کرتے تھے اور جب عشرۂ اخیر آتا تو جماعت کرانا چھوڑ دیتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور لوگ کہتے کہ ابی رضی اللہ عنہ بھاگ گئے ہیں“۔

اسی طرح نصب الرایہ للامام للزیلعی الحنفی میں ہے :

(وَلِلشَّافِعِيَّةِ فِيْ تَخْصِيْصِهِمُ الْقُنُوْتَ بِالنِّصْفِ الْأَخِيْرِ مِنْ رَمَضَانَ حَدِيْثَانِ: اَلْأَوَّلُ أَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَسَنِ ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ

[1] رواہ ابو داؤد

عِشْرِيْنَ لَيْلَةً......الْحَدِيْثُ) [1]

”شافعیہ کے پاس دعاءِ قنوت کو رمضان شریف کے نصفِ ثانی کے ساتھ خاص کرنے کی دو دلیلیں ہیں: پہلی دلیل ابوداؤد میں ہے، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابیّ رضی اللہ عنہ کی امامت میں نمازِ تراویح پڑھنے پر جمع کیا اور وہ لوگوں کو بیس راتیں نماز پڑھاتے تھے...الخ“۔

نیز مختصر سنن ابی داؤد للحافظ المنذری میں ہے :

((وَعَنِ الْحَسَنِ (وَهُوَالْبَصْرِيُّ) أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً...الخ)) [2]

”اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ انہیں بیس راتیں نماز پڑھاتے تھے“۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ مختصر سنن ابی داؤد امام منذریؒ کی کتاب ہے جس میں امام موصوف نے سنن ابی داؤد کی تلخیص فرمائی ہے یعنی ابو داؤد کے متونِ حدیث کو بحذفِ اسانید ذکر فرمایا ہے۔ان تینوں بزرگوں کی کتب سے منقولہ عبارات سے واضح ہوجاتا ہے کہ اصل حدیث میں [لَيْلَةً] ہی ہے اور انہوں نے یا ان کے علاوہ کسی دوسرے بزرگ نے کہیں بھی لفظ [رَكْعَةً] کا اشارہ نہیں کیا، اسی قسم کے حوالے بہت سے دیئے جاسکتے ہیں لیکن اختصار کے لئے انہی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

③ تیسری شہادت :

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ہی کے واسطہ سے اپنی کتاب

[1] نصب الرایہ، جلد ثانی (ص:۱۲۶)

[2] مختصر سنن ابی داؤد للحافظ المنذری، جلد ثانی (ص:۱۲۵)

السنن الکبریٰ میں مسنداً روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

((أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الرُّوْذَبَارِيُّ أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ دَاسَةَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُخَلَّدٍ ثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اَبَقَ أُبَيٌّ)) [1]

”ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ، ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ، ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے ، ہمیں حدیث بیان کی شجاع بن مخلّد نے ، ہمیں حدیث بیان کی ہشیم نے ، ہمیں خبر دی یونس بن عبید نے اور بتایا کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابیّ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازِ تراویح پر اکٹھے کیا ، وہ انہیں بیس راتیں نماز پڑھاتے تھے اور صرف نصفِ آخر میں دعاءِ قنوت کرتے تھے ، جب عشرۂ اخیر آتا تو جماعت کروانا بند کر دیتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور لوگ کہتے کہ ابیّ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے ہیں“۔

④ چوتھی شہادت :

روایتِ مذکورہ کے چوتھے جملے یعنی ((فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ)) کا آغاز فائے تفریع وترتیب سے ہے اور ظاہر ہے کہ یہ جملہ دوسرے جملے یعنی ((فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً)) پر مرتّب ہے اور یہ ترتیب اس وقت صحیح ہو سکتی ہے جب اس جملہ میں لفظ [لَيْلَةً] ہی ہو ، اگر اس جملہ میں لفظ [رَكْعَةً] ہو تو پھر ترتیب اور تفریع صحیح نہیں رہتے اور باوجود فائے تفریعیہ کے یہ عبارت بے جوڑ سی بن جاتی ہے [كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَهٗ أَدْنٰى مُمَارَسَةٌ بِالْعَرَبِيَّةِ]

[1] السنن الکبریٰ، جلد ثانی (ص ۴۹۸)

⑤ پانچویں شہادت :

مولانا خلیل احمدؒ صاحب حنفی سہارن پوری نے اپنی مشہور کتاب بذل المجهود فی حلّ ابی داؤد میں اس حدیث کو جب بغرض شرح لکھا ہے تو لفظ [لَيْلَةً] ہی کو ذکر کیا ہے اور اسی پر اپنی شرح کی بنیاد رکھی ہے، ان کی عبارت یہ ہے:

((فَكَانَ أُبَيٌّ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَايَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصفِ الْبَاقِيْ))(اَلظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْبَاقِيْ الْعَشْرُ الْأَوْسَطُ كَأَنَّهُ لَا يَقْنُتُ اِلَّا فِي الْعَشَرَةِ الثَّانِيَةِ وَأَمَّا الْعَشَرَةِ الثَّالِثَةِ فَيَتَخَلَّفُ فِيْهَا فِيْ بَيْتِهٖ وَيَتَفَرَّدُ عَنِ النَّاسِ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُالْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ أُبَيٌّ عَنِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ وَكَانُوْا أَيِ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ ابَقَ أَيْ فَرَّ فَهَرَبَ أُبَيٌّ)

”حضرت ابیؓ لوگوں کو بیس راتیں نماز پڑھاتے اور دعاءِ قنوت صرف نصفِ اخیر میں ہی کرتے تھے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نصفِ اخیر [یا نصفِ باقی] سے مراد عشرۂ وُسطیٰ ہے گویا وہ صرف عشرۂ وُسطیٰ میں دعاءِ قنوت کرتے تھے، رہا عشرۂ اخیرہ تو اس میں وہ جماعت کرانا ہی چھوڑ جاتے تھے اور لوگوں سے الگ تھلگ اپنے گھر میں اکیلے نماز پڑھتے تھے، جب عشرۂ اخیرہ آتا تو وہ مسجد سے الگ ہوجاتے اور اپنے گھر میں تراویح پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابیّ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے ہیں“۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ مولانا نے دوسرے علماء کے خلاف نصفِ باقی سے بیس راتوں کا آخری نصف یعنی درمیانہ عشرہ مراد لیا ہے حالانکہ باقی علماء نے بالخصوص شوافع نے النصف الباقی سے رمضان کا آخری نصف مراد لیا ہے اور مولانا کا یہ مراد لینا تب صحیح ہوسکتا ہے کہ جب لفظ [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] کا ہو، اگر لفظ [عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] کا ہو تو پھر اسکا نصفِ باقی تو آخری دس رکعتیں ہوں گی نہ کہ رمضان کا درمیانہ عشرہ اور غالباً مولانا نے یہ توجیہہ اس لیئے کی ہے کہ شوافع کا مذہب ہے کہ قنوت الوتر رمضان کے نصفِ آخر کے ساتھ خاص ہے، اور وہ لوگ اس حدیث سے

استدلال کرتے ہیں، اب اس توجیہہ سے یہ حدیث ان کا مستدل نہیں بن سکے گی، بہرحال اس کی توجیہہ کچھ بھی کیوں نہ ہو، مولانا نے اس لفظ کو [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہی قرار دیا ہے [رَكْعَةً] نہیں۔

پھر یہ بات بھی زیرِ غور رہنی چاہیئے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی سنن کے نسخہ جات جو آپ کے شاگردوں نے آپ سے نقل کیئے، متعدد ہیں جن میں سے زیادہ متعارف تین ہیں، ابوعلی لؤلؤی رحمہ اللہ کا نسخہ جو ہمارے بلاد میں مطبوع ہے اور ابن داسہ رحمہ اللہ کا، اور ابن الأعرابی رحمہ اللہ کا، اِن نسخوں میں اختلافات ہیں، کہیں اختلافاتِ لفظی اور کہیں الفاظ کی کمی بیشی یا روایات کی کمی زیادتی، اور ان اختلافاتِ نُسخ کو بالعموم شُرّاح نے بیان کر دیا ہے اور خصوصاً مولانا خلیل احمدؒ صاحب نے بھی، جیسا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحت السرّۃ والی حدیث کو ابنُ الأعرابیؒ کے نسخہ سے نقل فرما دیا ہے، ان کی عبارت یہ ہے:

(وَاعْلَمْ أَنَّهُ كَتَبَ هٰهُنَا عَلٰى الْحَاشِيَةِ أَحَادِيْثُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ فَيُنَاسِبُ لَنَا أَنْ نَذْكُرَهَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ الْبُنَانِيُّ بِنُوْنَيْنِ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰق الْوَاسِطِيِّ أَبُوْ شَيْبَةَ ضَعِيْفٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدِ السُّوَائِيِّ الْأَعْصَمِ بِمُهْمَلَتَيْنِ الْكُوْفِيِّ مَجْهُوْلٌ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّوَائِيِّ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَالْمَدِّ يُكَنِّيْهِ صَحَابِيٌّ مَعْرُوْفٌ صَحِبَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ، أَنَّ عَلِيّاً رضی اللہ عنہ قَالَ: ((مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلٰى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ الشَّوْكَانِيُّ: اَلْحَدِيْثُ ثَابِتٌ فِيْ بَعْضِ نُسَخِ أَبِيْ دَاوٗدَ وَهِيَ نُسْخَةُ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَلَمْ يُوْجَدْ فِيْ غَيْرِهَا...... الخ) [1]

"اور یہ بات بھی علم میں رہے کہ انہوں نے حاشیہ میں اس مقام پر ابن

[1] بذل المجهود، جلد ثانی (ص: ۲۳)

الأعرابیؒ سے کئی احادیث لکھی ہیں"۔

اس کے بعد رواۃِ سند کے اسماء اور انکے صحیح ضبط وتلفّظ کے بعد کہتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "سنت یہ ہے کہ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کے اوپر، ناف کے نیچے باندھا جائے"۔

اس حدیث کو امام احمدؒ وابو داؤدؒ نے روایت کیا ہے، امام شوکانیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابو داؤد کے بعض نسخوں میں موجود ہے، یعنی ابن الأعرابیؒ کے نسخہ میں موجود ہے اور اسکے علاوہ دوسرے کسی نسخہ میں نہیں ہے"۔

ملاحظہ:

یہاں یہ بات ملاحظہ ہو کہ کس طرح مولانا نے اس مقام پر دوسرے نسخے کی روایت اس جگہ بیان فرما کر اس کی شرح بھی کردی اور اپنے دلائل متعلقہ تحت السرّۃ میں اس کو بھی پیش کردیا، اب اگر حضرت ابیؓ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی نسخوں کا اختلاف ہوتا اور کہیں بھی لفظ [رَكْعَةً] کا وجود ہوتا تو مولانا اپنے استدلال کی خاطر اس کا ذکر فرماتے اور اپنے مستدلّات میں ایک دلیل بڑھا لیتے، حالانکہ بیس (۲۰) رکعات ثابت کرنے کے لیئے انہوں نے علاّمہ نیموی کی کتاب آثار السنن میں سے وہ روایتیں بھی نقل کردیں جن کے جوابات کئی بار علمائے حدیث دے چکے ہیں لیکن اس روایت کے بارے میں اشارہ تک نہیں فرمایا۔ ان مذکورہ بالا شواہد سے واضح ہو جاتا ہے کہ اصل لفظ [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہی ہے اور اس کو [عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] بنانا تحریف ہے۔

یہ تحریف کب ہوئی؟ کس نے کی؟ اور کیوں کی؟:

ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ ہند میں ۱۳۱۸ھ تک جتنے نسخے سنن ابی داؤد کے مطبوع ہوئے ان سب کے سب میں [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہی مطبوع ہے اور کسی قسم کا کوئی اشارہ نسخوں کے اختلاف کا نہیں ہے، البتہ جب مولانا محمود حسنؒ کے حواشی کے ساتھ سنن ابی داؤد کو چھپوایا گیا تو ناشرین نے خود یا کسی کے مشورہ سے متن میں [لَيْلَةً] اور اس کے اُوپر [ن]

کا نشان دے کر حاشیہ پر [رَكْعَةً] لکھ دیا، اس کے بعد جب مولانا فخر الحسنؒ کے حواشی کے ساتھ طبع کرایا گیا تو اس کے متن میں [رَكْعَةً] لکھا اور اس کے اُوپر [ن] کا نشان دے کر حاشیہ پر [لَيْلَةً] لکھ دیا تا کہ یہ تأثرّ عام ہو جائے کہ یہاں نسخوں کا اختلاف ہے، اسی طرح بذل المجھود کے ساتھ سنن ابی داؤد کی طبع کے وقت متن میں [لَيْلَةً] لکھا اور اوپر [ن] کا نشان دے کر حاشیہ پر [رَكْعَةً] لکھا، اور اس کے ساتھ یہ عبارت لکھ دی [كَذَا فِيْ نُسْخَةٍ مَقْرُوْءَةٍ عَلَى الشَّيْخِ مَوْلَانَا مُحَمَّد اِسْحَاق رحمہ اللہ] بغیر اس وضاحت کے کہ یہ عبارت کس کی ہے؟ اس نسخہ کو کس نے دیکھا تھا؟ اور کہاں دیکھا تھا؟ اور اب وہ نسخہ کہاں ہے؟ یاد رہے کہ یہ عبارت مولانا کی شرح کی عبارت میں نہیں بلکہ اصل کتاب یعنی سنن ابی داؤد کے حاشیہ پر لکھی گئی ہے، پس یہ عبارت مجہول القائل ہونے کی بناء پر نا قابلِ اعتماد ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اس پوری کی پوری کاروائی سے یہ تاثّر دینا مقصود تھا کہ سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں [عِشْرِيْنَ رَكْعَةً] موجود ہے تا کہ اس حدیث کو بیس (۲۰) رکعات تراویح کے ثبوت میں پیش کیا جاسکے، لیکن شواہد کے ہوتے ہوئے اس کاروائی کو ایک قسم کی تدلیس اور تلبیس نہ سمجھا جائے تو کیا کہا جائے؟

اگر کوئی کم فہم یہ شبہہ پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ایسے علماء کے نام پر اور انکے حواشی کے ساتھ کتابیں چھپوائی جائیں اور ان کتابوں میں ایسی تحریف کی جائے اور وہ خود یا ان کے شاگرد جو بڑے بڑے علماء ہیں اس پر خاموش رہیں، یہ کیسے ممکن ہے؟ تو اُنہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ممکن اور ناممکن کی بحث بے فائدہ ہے، دنیا میں اس سے بڑی اَن ہونی باتیں ہوچکیں اور آج تک موجود ہیں اور کسی کو بھی سوائے زبانی باتوں کے ان کی اصلاح کی توفیق نہیں ملی۔

کتاب اللہ میں تحریف واضافہ:

حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب سے کون واقف نہیں اور ان کی کتاب ایضاح الادلّہ کو کون نہیں جانتا جو مولانا نے ایک اہلحدیث عالم کے جواب میں لکھی جبکہ اس عالم نے ردِّ تقلید پر آیت ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

﴿وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلاً﴾ سے استدلال کیا تو مولانا نے اس کا جواب دیا اور اپنے خیال میں اس کے جواب میں ایک آیت بھی لکھ دی اور اسی اپنی پیش کردہ آیت کو مستدلّ بنایا لیکن اس آیت کا کلامِ مجید میں کہیں بھی وجود نہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ فی الحقیقت حکم تو حکمِ خداوندی ہے اور منصبِ حکومت انبیائے کرام علیہم السلام و امام و قاضی و آئمۂ مجتہدین یا دیگر اولوالامر عطائے خداوندِ متعال بعینہٖ اس طرح پر ہوگا جیسے منصبِ حکم حکّام ماتحت کے حق میں عطائے حکّامِ بالا دست ہوتا ہے اور جیسے اطاعتِ حکّامِ ماتحت سراسر اطاعتِ حکام بالادست سمجھی جاتی ہے اسی طرح پر اطاعتِ انبیائے کرام علیہم السلام و جملہ اولی الامر بعینہٖ اطاعتِ خداوند جلّ جلالہٗ خیال کی جائے گی اور متّبعینِ انبیائے کرام علیہم السلام اور دیگر اولی امر کو خارج از اطاعتِ خداوندی سمجھنا ایسا ہوگا جیسا متّبعین احکامِ حکّامِ ما تحت کو کوئی کم فہم خارج از اطاعتِ حکّامِ بالا دست کہنے لگے، یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)

ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام اور کوئی ہیں، سو دیکھیئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضراتِ انبیاء علیہم السلام و جملہ اولوالامر واجب الاتّباع ہیں، آپ نے آیت: ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ تو دیکھ لی اور آپ کو یہ اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن کریم میں یہ آیت ہے، اُسی قرآن میں آیتِ مذکورہ بالا معروضۂ احقر بھی موجود ہے، عجب نہیں کہ آپ دونوں آیتوں کو حسبِ عادت متعارض سمجھ کر ایک کے ناسخ اور دوسری کے منسوخ ہونے کا فتویٰ لگانے لگیں''۔ انتہیٰ۔ (1)

سابقہ عبارت کو غور سے دیکھا جائے کہ مولانا مرحوم کس طرح اہلحدیث عالم کی پیش کردہ

---

(1) ایضاح الادلة (ص ۹۷-۹۸) طبع دوم، قاسمی دیوبند ۱۳۳۰ھ۔ باہتمام مولانا حبیب الرحمٰن، توزیع فاروقی کتب خانہ، ملتان۔

آیت: ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ کے مقابلہ میں ایک دوسری آیت پیش کررہے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) اورکس طرح اس اہلحدیث عالم پر پھبتی کستے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ آیت تو دیکھ لی لیکن یہ دوسری آیت معروضۂ احقر کا آپ کو اب تک پتہ نہیں چلا، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دوسری آیت جس کا تعارف مولانا ''آیتِ مذکورہ بالا معروضۂ احقر'' کے الفاظ سے کرا رہے ہیں، قرآن مجید کے کس پارہ میں ہے؟ یہ کتاب مولانا کے نام پر چھپی اور آپ کی زندگی میں کئی بار چھپی اور آپ کے شاگردوں نے جو بڑے بڑے علماء تھے دیکھی، کیا کسی کو توفیق ملی کہ اس کی اصلاح کرے، اگر یہ ناممکن سی بات وجود میں آسکتی ہے تو پھر اس قسم کی کسی بھی کوتاہی کو جو کسی سے بھی سرزد ہو، ناممکن نہیں کہا جاسکتا اور اس قسم کی کوتاہیوں کی کوئی توجیہ نہیں ہوسکتی سوائے اسکے کہ:

(اَلْعِصْمَةُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ خَاصَّةً) [1]

مولانا موصوف کی زندگی میں یہ کتاب تین مرتبہ شائع ہوئی، پہلی بار ۱۲۹۹ھ میں اور دوسری مرتبہ اکتیس سال کے بعد ۱۳۳۰ھ میں اور اس کے بعد تیسری بار بھی اسے شائع کیا گیا اور پھر موصوف ۱۳۳۹ھ میں وفات پاگئے۔ چالیس سال کے اس طویل عرصہ میں موصوف کو یہ غلطی نظر نہیں آئی اور نہ ان کے کسی عقیدت منداور مرید نے اس غلطی کو محسوس کیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ موصوف کی نگاہ میں یہ غلطی ہی نہ تھی کیونکہ اندھی تقلید میں لت پت ہونے کی وجہ سے ان کے ذہن پر یہ آیت اسی طرح نقش تھی۔ ورنہ چالیس سال میں ایک بچہ پیدا ہوکر جوانی کی انتہاء تک پہنچ جاتا ہے اور زندگی کے مختلف تجربات اسے حاصل ہوجاتے ہیں۔ جامد تقلید کی بیماری نے ان حضرات کو اس حد تک اندھا کررکھا تھا کہ استادوں، شاگردوں اور مریدوں میں سے کسی کو بھی یہ غلطی دکھائی نہ دی اور اس کا اعتراف کئی دیوبندیوں نے خود اپنی تحریروں کے ذریعے کیا ہے۔

---

[1] ہفت روزہ الاعتصام بابت ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۸ جولائی ۱۹۸۸ء۔

ایک عرصہ کے بعد بعض حضرات نے کچھ ہمت کی اور اسے [افسوس ناک غلطی]، [سبقتِ قلم] اور [کاتب کی غلطی] قرار دیا۔ ① جبکہ درحقیقت یہ سہو و سبقتِ قلم نہیں نہ کاتب کی غلطی، اور اس کی دلیل ادلہ کاملہ ص:۱۸ پر خود ان کا اپنا کلام ہے۔

اسی طرح اس بات پر بعض دیگر گھر کی گواہیاں بھی موجود ہیں مثلاً:

مولانا عامر عثمانیؒ دیوبندی نے اپنے رسالہ تجلی میں اس تحریر پر جو تبصرہ فرمایا ہے وہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

"کتابت کی غلطی اس لیئے نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت شیخ الہند کا استدلال ہی اس ٹکڑے پر قائم ہے جو اضافہ شدہ ہے اور آیت کا اسی اضافہ شدہ شکل کا قرآن میں موجود ہونا وہ شدّ و مد سے بیان فرما رہے ہیں۔ اولی الامر کے واجب الاتباع ہونے کا استنباط بھی اسی سے کر رہے ہیں اور حیرت در حیرت ہے کہ جس مقصد کیلیئے اصل آیت نازل ہوئی تھی ان کے اضافہ کردہ فقرے اور اس سے استدلال نے اسے بالکل الٹ دیا ہے"۔ ②

حکیم مولانا محمد اشرف صاحب سندھوؒ کی تحقیقات کا خلاصہ :

کتبِ حدیث میں تحریفات اور تغیر و تبدّل کے سلسلہ میں ہی حکیم مولانا محمد اشرف صاحب سندھوؒ نے بھی اپنی کتاب نتائج التقلید میں بڑی تفصیل ذکر کی ہے، چنانچہ موصوف لکھتے ہیں :

① سنن ابی داؤد جیسی مشہور و معروف اور مستند درسی کتاب جو صحاح ستہ کا جزء شمار کی جاتی ہے، اس میں نمازِ تراویح باجماعت کا ابتدائی واقعہ بلفظہٖ یوں مروی ہے :

((عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

① دیکھیئے : ادلہ کاملہ (ص: ۱۸، ۱۹)، قرآن وحدیث میں تحریف (ص:۷۰، ۷۱)

② تجلی دیوبند نومبر ۱۹۶۲ء ص:۶۱، ۶۲ بحوالہ توضیح الکلام، ص:۲۵۵، جلد اول۔ قرآن وحدیث میں تحریف (ص:۷۴)

فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا ... الْحَدِيْثِ)) [۱]

"حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر اکٹھے کیا، وہ انہیں بیس راتیں تراویح پڑھاتے اور دعاءِ قنوت نہیں کرتے تھے سوائے..."۔

الغرض دنیا بھر کے مطبوعہ اور قدیم قلمی نسخوں میں یہ حدیث [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہی کے لفظ سے منقول ہے، نہ صرف یہی بلکہ علاّمہ ولی الدین رحمہ اللہ جیسے مشہور محدِّث نے مشکوٰۃ المصابیح میں بھی یہ حدیث ابوداؤد کے نام سے [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہی کے لفظ سے نقل کی ہے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف کے جمیع قلمی اور تمام مطبوعہ نسخوں میں یہ حدیث اِسی لفظ سے پائی جاتی ہے، ملاحظہ ہو: مشکوٰۃ مطبوعہ نور محمد حنفی نقش بندی (ص:۱۱۴) باب قنوت فی الوتر، فصل ثالث، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ،مطبوعہ مصر (ص:۱۶۷) فصل ثالث، اشعۃ اللّمعات شرح المشکوٰۃ، باب قنوت فی الوتر، فصل ثالث۔

اس تحریف کو لوگوں میں پہنچانے کے لیے اس حدیث پر کئی حملے کیے گئے :

پہلا حملہ :

(شیخ الہند) مولوی محمود الحسن رحمہ اللہ صاحب نے سنن ابی داؤد مطبوعہ مجتبائی دہلی کی تصحیح کرتے وقت اس حدیث کے متن میں تو لفظ [عِشْرِيْنَ لَيْلَةً] ہی رہنے دیا لیکن تصدیق وتائیدِ حنفیّت کے لیے [لَيْلَةً] پر نسخہ کا نشان دے کر حاشیہ میں یوں لکھا: ([رَكْعَةً] كَذَا فِيْ نُسْخَةٍ مَقْرُوْءَةٍ عَلَى الشَّيْخِ مَوْلَانَا مُحَمَّد اِسْحٰق رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى) [۲]

[۱] سنن ابو داؤد ،باب القنوت في الوتر ،مطبوعہ مصر، ابو داؤد ،مطبوعہ قادری دھلی ۱۲۷۲ء جلد اوّل (ص: ۲۰۱)،ابو داؤد ، مطبوعہ محمدی دھلی ۱۲۶۴ء جلد اوّل (ص:۲۰۳)

[۲] ابو داؤد ،جلد اوّل (ص: ۲۱۹)

دوسرا حملہ :

مولوی خلیل احمدؒ صاحب سہارن پوری نے شیخ الہند کی تصحیح کردہ ابوداوٗد کو پسند کرتے ہوئے اپنی شرح بذل المجھود فی حل ابی داؤد اسی پر لکھی ہے، اور باب قنوت فی الوتر کی حدیث [عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً] کے متن اور حاشیہ کو اسی طرح بحال رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کی ہے، یعنی متنِ ابو داؤد میں تو [عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً] ہی رکھا اور حاشیہ پر لکھ دیا [رَکْعَۃً] کَذَا فِيْ نُسْخَۃٍ مَقْرُوْءَۃٍ عَلَی الشَّیْخِ مَوْلَانَا مُحَمَّد اِسْحٰق رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی.

ملاحظہ ہو: بذل المجھود (ص:۳۶۸)، گویا آنے والی نسلوں کو دھوکا دیا ہے کہ سنن ابی داؤد میں [عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً] اور [عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً] دونوں طرح آیا ہے، حضرت شیخ محمد اسحاق محدّث دہلوی کے درس پر افتراء کی حقیقت کو جاننے کے لیئے حضرت شیخ کے خاص حنفی تلامذہ سے مولانا علی احمد صاحب سہارن پوری رحمہ اللہ جو خاص طور پر حضرت شیخ کے درس کا حوالہ ذکر کرنے کے عادی ہیں، انکے حاشیہ کا دیکھ لینا ضروری ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری، باب [اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ] کے حاشیہ میں بغیر اپنی تحقیق کیئے صرف حضرت شیخ الہند کے قول سے [اِلَّا رَکْعَتَيِ الْفَجْرِ] بیہقی کا حوالہ لکھا ہے، اگر سہارن پوری صاحب رحمہ اللہ [رَکْعَۃً] والے نسخہ کا ذکر درسِ شیخ میں سُن پاتے تو اپنے حاشیہ مشکوٰۃ یا حاشیہ بخاری میں ضرور ذکر کرتے۔

اور ایسے ہی حضرتِ شیخ کے دوسرے تلمیذ نواب قطب الدین صاحب نے بھی ''مظاھر الحق'' میں ذکر نہیں کیا، پھر شیخ کے قریب کے زمانہ میں دو حنفی بزرگوں کی تصحیح سے سنن ابی داوٗد کے دو نسخے مطبوع ہیں، ایک قادری دہلوی اور دوسرے محمدی دہلوی تھے، ان میں بھی حنفی بزرگوں نے [رَکْعَۃً] والے نسخہ کا ذکر نہیں کیا، جو اس امر کی مجسم دلیل ہے کہ یہ سب بعد کی ساخت پرداخت ہے۔

تیسرا حملہ:

مولوی فخر الحسنؒ اور فیض الحسنؒ صاحبان گنگوہی رکن رکینِ دیوبند دونوں باپ بیٹے نے ابو داؤد مطبوعہ مجیدی کانپور ۱۳۴۵ھ کی تصحیح اور حواشی لکھتے ہوئے [رَکْعَةً] کو متنِ حدیث میں لکھ کر اصل پر [نسخہ] کا نشان دیتے ہوئے حاشیہ میں [لَیْلَةً] کو نسخہ قرار دے دیا، ملاحظہ ہو ابو داؤد (ص:۲۰۲) مع حاشیہ التعلیق المحمود، جلد اول، مطبوعہ مجیدی کانپور۔

چوتھا حملہ:

چوتھے شہسوار نے ابو داؤد مطبوعہ نولکشور کی تصحیح کرتے ہوئے پہلے تینوں سے بڑھ چڑھ کر جوہریوں دکھلائے کہ [عِشْرِیْنَ لَیْلَةً] کو متنِ حدیث میں ہی [عِشْرِیْنَ رَکْعَةً] کر دیا، ملاحظہ ہو ابو داؤد (ص:۲۰۳) مطبوعہ نولکشور۔

علّامہ زیلعیؒ حنفی نے (نصب الرایہ ص:۱۲۶، ج:۲) میں، ابن نجیمؒ حنفی نے (البحر الرائق ص:۴۰، ج:۲) میں، ابن ہمامؒ نے (فتح القدیر ص:۳۷۵، ج:۱) میں علّامہ حلبیؒ نے (مستملی ص:۴۱۶) میں اور مفتی احمد یار حنفی بریلوی نے (جاء الحق، ۲/ ۹۵) میں اسی ابو داؤد کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور ان تمام نے عشرین لیلة کے الفاظ نقل کرتے ہوئے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن ترکمانیؒ نے (الجوہر النقی ج:۲، ص:۴۹۸) میں اس روایت کے ضعیف و منقطع ہونے کی صراحت کی ہے۔

ملّا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ نے (مرقاة ص:۱۸۴، ج:۳) میں، شیخ عبدالحق محدّث دھلوی نے (اشعة اللمعات ص:۵۸۱، ج:۱) میں اور مولوی قطب الدین دھلوی حنفی نے (مظاھر حق ص:۴۱۶، ج:۱) میں اس روایت کو ابو داؤد سے عشرین لیلة کے الفاظ سے ہی ذکر کیا ہے۔ (تحفہ حنفیہ ص:۳۹)

یہاں تک تمام بحث کا دارومدار سنن ابی داؤد کی روایت تھی اور اگر سنن ابی داؤد کی روایت کے علاوہ یہ مضمون کسی دوسری روایت میں وضاحت سے موجود ہو تو سنن ابی

داؤد کی اس روایت کا صحیح محلِ وقوع معلوم ہو جائے گا اور حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ میں بالکل واضح اور صحیح روایت موجود ہے جو اس اختلاف کا دوٹوک الفاظ میں فیصلہ کر دیتی ہے چنانچہ وہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

(عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ أُبَيٌّ يَقُومُ لِلنَّاسِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِي رَمَضَانَ، فَإِذَا كَانَ النِّصْفُ جَهَرَ بِالْقُنُوتِ بَعْدَ الرَّكْعَةِ، فَإِذَا تَمَّتْ عِشْرُونَ لَيْلَةً اِنْصَرَفَ اِلٰى أَهْلِهٖ وَ قَامَ لِلنَّاسِ أَبُو حَلِيمَةَ مُعَاذُ الْقَارِئُ وَ جَهَرَ بِالْقُنُوتِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، حَتّٰى كَانُوا مِمَّا يَسْمَعُونَهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ قَحَطَ الْمَطَرُ، فَيَقُولُونَ: آمِينَ، فَيَقُولُ: مَا أَسْرَعَ مَا تَقُولُونَ آمِينَ. دَعُونِي حَتّٰى أَدْعُوَ)

''امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے اور جب نصف رمضان گزر جاتا تو وہ رکوع کے بعد قنوت جہر (بلند آواز) سے پڑھتے تھے۔ جب بیس راتیں (عشرون لیلة) گزر جاتیں تو وہ (ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ) اپنے گھر والوں کے ہاں چلے جاتے اور لوگوں کی امامت حضرت ابو حلیمہ معاذ القاری رضی اللہ عنہ کرواتے اور وہ آخری عشرہ میں قنوت جہر سے پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ مقتدی ان کی دعائیں سنتے تھے۔ وہ (حضرت ابو حلیمہ رضی اللہ عنہ) کہتے:

''اے اللہ! بارشیں نہ ہونے سے قحط سالی ہوگئی ہے......''۔ اسی پر لوگ آمین کہہ دیتے تو حضرت ابو حلیمہ رضی اللہ عنہ ان سے کہتے: تم آمین کہنے میں بہت جلدی کرتے ہو مجھے چھوڑو تا کہ میں دعاء مکمل کر لیا کروں''۔ (اور بارش طلب کرنے کی دعاء کے بعد تم آمین کہو)۔ (1)

---

(1) مصنف عبدالرزاق حدیث: ۷۷۲۴ طبع المجلس العلمی کراچی.

یہ حدیث اعلیٰ درجے کی صحیح حدیث ہے۔امام عبد الرزاق کے استاد معمر بن راشد الازدی البصری ثقہ، ثبت اور فاضل ہیں اور کتبِ ستہ کے راوی ہیں اور ان کے استاد ایوب بن ابی تمیمۃ کیسان السختیانی بھی ثقہ، ثبت اور حجۃ ہیں اور کتبِ ستہ کے راوی ہیں اور ان کے استاد محمد بن سیرین الانصاری البصری ثقہ، ثبت اور کبیر القدر [بڑے بزرگ] ہیں۔آپ روایت بالمعنیٰ کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔آپ ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر ۷۷ برس تھی۔ آپ ۳۳ھ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ابو حلیمہ معاذ بن حارث بن الارقم الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور انہیں قاری کہا جاتا تھا۔ ①

یہ یومِ حرہ میں شہید ہوئے تھے۔یومِ حرہ ۶۴ھ میں پیش آیا اور اس وقت ابن سیرینؒ ۳۱ سال کے تھے تو اس طرح ان کی ملاقات ابو حلیمہ القاری سے ممکن ہے اور یہ حدیث متصل ہے۔

اس صحیح روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیس راتوں تک تراویح پڑھا کر اپنے گھر چلے جاتے اور بقیہ آخری عشرہ میں حضرت ابو حلیمہ معاذ القاری رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت فرمایا کرتے تھے۔اس واضح حدیث سے ثابت ہوگیا کہ حدیث میں اصل الفاظ عشرین لیلۃ (بیس راتیں) ہی ہیں اور عشرین رکعۃ کے الفاظ بعض لوگوں کا وہم ہے یا بعض لوگ جان بوجھ کر اس علمی خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں اور اپنے مسلک کو دھوکا و فراڈ سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔نیز اس مفصل روایت سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے ''بذل المجہود'' میں نصف الباقی کا جو مطلب بیان کیا ہے وہ بھی غلط ہے بلکہ نصف الباقی کا مطلب رمضان المبارک کا نصف ہے۔ ②

② امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایتِ عدمِ رفع الیدین پر

① الاصابۃ ۱۰۹/۴، قرآن وحدیث میں تحریف (ص: ۲۴۰-۲۴۱)

② قرآن وحدیث میں تحریف (ص: ۲۳۸-۲۴۲)

جرح کرتے ہوئے کہا تھا:

(هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلٰى هَذَا اللَّفْظِ) ①

''یہ ایک طویل حدیث کا اختصار ہے اور یہ صحیح نہیں اس معنیٰ پر (کہ دوبارہ رفع الیدین نہ کرتے تھے)''

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی اس جرح کو ان کے حوالے سے صاحب مشکوٰۃ نے (ص:۷۷) پر، علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے (التمہید ص:۲۲۰، ج:۹) میں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے (التلخیص ص:۲۲۲، ج:۱) میں اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے (نیل الاوطار ص:۱۸۷، ج:۲) میں نقل کیا ہے۔

محدث عظیم آبادیؒ نے (عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ص:۲۷۳، ج:۱) میں صراحت کی ہے کہ میرے پاس دو صحیح و معتبر قلمی نسخے ہیں جن میں یہ جرح موجود ہے، لیکن کتنے ستم کی بات ہے کہ جب دیوبندی مکتبِ فکر کے محدثِ عظیم مولوی فخر الحسن گنگوہیؒ نے ابوداؤد کو اپنی تصحیح سے شائع کیا تو اس جرح کو متن سے نکال دیا۔ ②

حالانکہ مولوی محمود حسن خانؒ کی تصحیح سے جو ابوداؤد کا نسخہ شائع ہوا تھا اس کے صفحہ:۱۱۶، جلد اول کے حاشیہ پر نسخہ کی علامت دے کر لکھا ہوا تھا کہ ایک نسخہ میں یہ عبارت بھی موجود ہے پھر مذکورہ تمام عبارت کو نقل کیا گیا ہے۔ ③

③ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ میں امام ابوداؤد نے ایک باب یوں ارقام فرمایا ہے:

[بَابُ مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ] ابو داؤد مطبوعہ دہلی ۱۳۶۴ھ۔ اور ایسے ہی

---

① ابو داؤد مع العون (۱/۲۷۴) ابو داؤد (۱/۱۷۳)، طبع حلب ۱۹۵۲ء

② ابو داؤد (ص: ۱۰۹)

③ قرآن وحدیث میں تحریف (ص:۲۴۲، ۲۴۳)

یہ باب ابو داؤد (ص:۱۱۹) مطبوعہ قادری دہلی ۱۲۷۱ھ اور مطبوعہ مجیدی کانپور ۱۳۴۶ھ میں بھی انہی الفاظ سے مرقوم ہے۔ علاوہ ازیں قدیم قلمی نسخوں اور تمام ابــو داؤد مطبوعہ مصر میں بلفظہٖ مطبوع ہے، لیکن مطبع مجتبائی دہلی نے جب سنن ابی داؤد کی طباعت کا ارادہ کیا تو مولانا محمود الحسنؒ صاحب کو تصحیح کا ذمہ دار ٹھہرایا، شیخ الہند صاحب نے ابــو داؤد مطبوعہ مجتبائی کی تصحیح کرتے ہوئے امام ابوداؤد کے قائم کردہ باب [مَنْ رَأَى الْقِرَاءَ ةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ] کو متن سے خارج کر کے اپنا من گھڑت باب بالفاظ [مَنْ كَرِهَ الْقِرَاءَ ةَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ] کو متنِ کتاب میں درج کر دیا، اور اس پر نسخہ کا نشان [ن] دے کر حاشیہ میں لکھ دیا کہ باب [مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَ ةَ فِيْمَا جَهَرَ الْاِمَامُ] اور باب [مَنْ رَأَى الْقِرَاءَ ةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ] یہ دونوں باب بھی میرے دونوں نسخوں میں مرقوم ہیں۔ ملاحظہ ہو: ابو داؤد، جلد اول (ص:۱۲۷) مطبوعہ مجتبائی۔

مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوریؒ سے اس حیرت انگیز و تحیّر خیز اضافہ و تحریف پر صبر نہ ہو سکا، چنانچہ اپنی تصحیح کردہ ابو داؤد پر حاشیہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں :

(بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقِرَاءَ ةَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ .... وَلَيْسَتْ هٰذِهِ التَّرْجَمَةُ اِلَّا فِيْ نُسْخَةِ الْمُجْتَبَائِيَّةِ وَعَلَى الْحَاشِيَةِ نُسْخَتَانِ أُخْرَيَانِ، اَلْاُوْلٰى: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَ ةَ فِيْمَا جَهَرَ الْاِمَامُ وَهٰذِهِ التَّرْجَمَةُ مِثْلَ التَّرْجَمَةِ السَّابِقَةِ وَلَمْ تُوْجَدْ اِلَّا عَلَى الْحَاشِيَةِ الْمُجْتَبَائِيَّةِ، وَالثَّانِيَةُ: بَابُ مَنْ رَأَى الْقِرَاءَ ةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ، وَهٰذِهِ التَّرْجَمَةُ مَوْجُوْدَةٌ فِيْ جَمِيْعِ النُّسَخِ الْمَوْجُوْدَةِ وَاخْتَارَهَا صَاحِبُ الْعَوْنِ) [1]

”[حاصل ترجمہ] مولانا محمود الحسنؒ کا درج کردہ باب [مَنْ كَرِهَ الْقِرَاءَ ةَ بِفَاتِحَةِ

[1] بذل المجهود فی حلّ ابو داؤد (ص: ۵۶)